72210 ـ کرنسی ایکسچینج کا کاروبار

سوال

میں کرنسی ایکسچینج (FOREX Marke t) میں سرمایہ کاری کے متعلق معلومات تلاش کر رہا ہوں، جیسا کہ ان ایام میں کچھ حالت ہی ایسی ہے کہ لوگوں میں یہ بات پھیل چکی ہے اور لوگ نفع حاصل کرنے کی خاطر یورو کی خریداری میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں، ایك ایجنٹ اور دلال ہر وقت مجھ سے رابطہ کرتا ہے کہ میں امریکی ڈالر اور یورو میں سرمایہ کاری کروں، تو کیا کرنسی کی تجارت کرنی جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

کرنسی کی تجارت کرنی جائز ہے لیکن اس میں ایك شرط ہے کہ مجلس عقد میں ہی کرنسی اپنے قبضہ میں کرنا ہوگی، تو اس طرح یورو ڈالر کے ساتھ فروخت اس شرط پر ہو سکتا ہے جب ایك دوسرے کو کرنسی اسی مجلس میں ہی ایك دوسرے کے سپرد کر دی جائے.

لیکن اگر کرنسی ایك ہی ملك کی ہو مثلا ایك ڈالر کو دو ڈالر کے بدلے فروخت کیا جائے تو یہ جائز نہیں کیونکہ یہ ربا الفضل (زیادہ سود) کی قسم میں شامل ہوتا ہے، اس لیے جب کرنسی ایك ہو تو پھر مجلس میں میں ہی قبضہ میں لینا اور برابر ہونا شرط ہے، اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" سونا سونے کے بدلے، اور چاندی چاندی کے بدلے، اور گندم گندم کے بدلے، اور جو جو کے بدلے، اور کھجور کھجور کے بدلے، اور نمك نمك کے بدلے ایك دوسے کی مثل اور برابر برابر اور ہاتھوں ہاتھ نقد ہو، اور جب یہ اصناف مختلف ہو جائیں تو پھر جب نقد اور ہاتھوں ہاتھوں ہو تو تم جس طرح چاہو فروخت کرو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1587).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے فتاوی جات میں درج ہے:

کرنسی کی خرید و فروخت اس شرط پر جائز ہے کہ مجلس میں قبضہ کیا جائے اور ہاتھوں ہاتھ اور نقد ہو، مثلا لیبی

کرنسی کے بدلے میں ڈالر نقد اور ہاتھوں ہاتھوں خریدے جائیں، اور لیبی کرنسی دینے والا ڈالر اور ڈالر فروخت کرنے والا لیبی کرنسی اسی مجلس میں اپنی قبضہ میں کر لے، یا مصری کرنسی یا انگریزی کرنسی وغیرہ لیبی کرنسی یا کسی اور کرنسی کے بدلے ہاتھوں ہاتھ خریدے تو اس میں کوئی حرج نہیں.

لیکن اگر ادھار ہو تو پھر یہ جائز نہیں ہوگا، اور اسی طرح اگر مجلس عقد میں کرنسی اپنے قبضہ میں کی جائے تو بھی جائز نہیں، کیونکہ وہ حالت بن جائیگی جو بیان کی گئی ہے جو کہ سودی لین دین کی ایك قسم ہے، اس لیے جب کرنسی مختلف ہو تو مجلس ایك ہاتھ سے دو اور دوسرے سے لیکر اپنے قبضہ میں کرنا ضروری ہے.

لیکن اگر کرنسی ایك ہی قسم کی ہو تو اس میں دو شرطوں کا ہونا ضروری ہے:

کرنسی برابر برابر ہو، اور اسی مجلس میں اپنے قبضہ میں کی جائے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" سونا سونے کے بدلے، اور چاندی چاندی کے بدلے، اور گندم گندم کے بدلے، اور جو جو کے بدلے، اور کھجور کھجور کے بدلے، اور نمك نمك کے بدلے ایك دوسے کی مثل اور برابر برابر اور ہاتھوں ہاتھ نقد ہو، اور جب یہ اصناف مختلف ہو جائیں تو پھر جب نقد اور ہاتھوں ہاتھوں ہو تو تم جس طرح چاہو فروخت کرو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1587).

اور سب کرنسی کا حکم یہی ہے جو بیان کیا گیا ہے، اگر وہ کرنسی مختلف ممالك کی ہو تو اس میں تفاضل یعنی کمی اور زیادتی مجلس میں ہی قبضہ کرنے کے ساتھ جائز ہے، اور اگر ایك ہی قسم کی کرنسی ہو مثلا ڈالر کے بدلے ڈالر، یا دینار کے بدلے دینار تو اسمیں ایك ہی مجلس میں قبضہ اور تماثل اور برابری ہونا ضروری ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (19 / 171 ـ 174).

واللہ اعلم .